**28 JUN 2000**

**خشک سالی اور قحط**

پاکستان اپنے قیام کے بعد ہی سے مشکلات اور مسائل 3 601-CA

کی آماجگاہ بنا رہا ہے لیکن اس وقت خشک سالی باران رحمت سے مسلسل محرومی، قحط اور فاقہ کشی کے نتیجے میں بیماریوں کے طوفان اور مویشیوں اور خود انسانوں کی ہلاکت نے اجتماعی فساد تباہی اور جان و مال کی بربادی کی جو صورت پیدا کر دی ہے اس کی کوئی مثال ہماری حالیہ تاریخ میں موجود نہیں۔ بلوچستان کے 26 میں سے 15

اضلاع شدید قحط سالی کا شکار ہیں اور مزید 7 اضلاع متاثر ہو رہے ہیں۔ جنوبی سندھ کے تین اضلاع میں قحط نے تباہی مچادی ہے اور اب ٹھٹھہ اور کراچی بھی اس کے اثرات کی لپیٹ میں ہیں۔ پنجاب میں چولستان کا علاقہ خشک سالی اور قحط کی گرفت میں ہے۔ بلوچستان میں 21

لاکھ افراد اور علاقے کا 80 فیصد، سندھ میں 15 لاکھ افراد پنجاب میں 7 سے 10 لاکھ افراد قحط سالی کے چنگل میں ہیں۔ بلوچستان پاکستان کی لائیوسٹاک کی ضروریات کا

فیصد پورا کرتا ہے اس کا 40 فیصد سے زیادہ موت 47 کے گھاٹ اتر چکا ہے اور باقی 40 فیصد جسم و جان کے رشتے

کو باقی رکھنے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ سندھ میں بھی کئی ہزار مویشیوں کی ہلاکت کی خبر ہے۔ لوگ گروہ در گروہ نقل مکانی پر مجبور ہو رہے ہیں اور پانی، غذا اور سایے کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

جس بڑے پیمانے پر اس سال تباہی آئی ہے اور جس ۔ طرح اس نے ملک کے ایک بڑے حصے کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے وہ قوم کی آنکھیں کھولنے کے لئے غیبی انتباہ ہے۔ در حقیقت یہ عذاب الٰہی کی ایک ابتدائی شکل ہے۔ قوم کے اجتماعی ضمیر کے لئے یہ ایک چیلنج اور آزمائش بھی ہے اور ہم سب کو ایک لمحہ فکریہ فراہم کرتی ہے۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں اور نہ اسے محض اتفاقی عوامل کی پیداوار قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس درجے کی تباہی اور ایسی واضح وارننگ کے باوجود بھی قوم خواب غفلت سے ۔ بیدار نہیں ہوتی ہے تو مستقبل بڑا تاریک ہے۔ اگر اب بھی ہماری آنکھیں کھل جاتی ہیں، ہم خلوص اور ندامت کے ساتھ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں اس کی نا فرمانی کے راستے کو ترک کر کے اس سے وفاداری اور اس کے دین اور شریعت سے اطاعت اور پاسداری کا رشتہ جوڑتے ہیں، بیرونی سہاروں اور روں اور غفلت ، نفس پسندی مفاد پرستی اور حق تلفی کا راستہ چھوڑ کر خود انحصاری، محنت اور ایثار تعاون باہمی ادائیگی حقوق اور ملک و ملت سے وفاشعاری کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو یہ تاریک رات بہت جلد ختم ہو سکتی ہے اور اس کے پہلو سے صبح نو نمودار ہو سکتی ہے

ارشا باری تعالی ہے

اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا لہذا ہم نے اس بری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔ پھر کیا بستیوں کے لوگ اب اس سے بے خوف ہو گئے کہ ہماری گرفت کبھی اچانک ان پر رات کے وقت نہ آجائے گی کہ وہ سوئے پڑے ہوں؟ یا ا نہیں اطمینان ہو گیا ہے کہ ہمارا مضبوط ہاتھ کبھی ایکا ایک ان پر دن کے وقت نہ آپڑے گا جبکہ وہ کھیل رہے ہوں؟" آزمائش کی اس گھڑی اور بربادی اور ہلاکت کی اس ساعت میں ملت اسلامیہ پاکستان کے لئے سب سے اہم پہلو حالات پر اخلاقی اور روحانی نقطہ نظر سے غور اور خود ری حالت سے عبرت پکڑنے کی فکر ہے۔ اللہ سے غافل اور اس کے منکر صرف مادی اسباب و حالات پر نگاہ رکھتے ہیں اور اہل ایمان مادی اور دنیاوی اسباب کے ساتھ بلکہ ان سے بھی پہلے اخلاقی اور مکافاتی پہلوؤں پر نظر کرتے ہیں اپنے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اپنے گناہوں اور کوتاہیوں پر ندامت کے آنسو بہاتے اور رب سے عفو و معرفت طلب کرتے ہیں۔ وہ محض ظاہری اسباب ہی نہیں بلکہ فساد اور بگاڑ کے حقیقی اسباب اور کائنات میں جاری و ساری اخلاقی قانون کی روشنی میں اپنا احتساب کرتے ہیں اور رب کی طرف رجوع کر کے اس کی بندگی کے سہارے اپنی دنیادی زندگی کی تعمیر نو کی کوشش کرتے ہیں۔

دنیا کی اس زندگی میں جہاں مادی اسباب کار فرما ہیں، و ہیں اخلاقی قوانین ان سے بھی کہیں زیادہ طاقت در انداز میں حالات کی صورت گری کر رہے ہیں۔ جن حالات سے اس وقت ہم دو چار ہیں ان کا سب سے قوی تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنی اخلاقی اور روحانی کیفیت کا جائزہ لیں اور انفس و آفاق میں جو ہمہ گیر اور باہم مربوط اخلاقی قوانین اور مادی عوامل تخریب اور تعمیر

اور موت اور زندگی کے معاملات کے دروبست کے ذمہ دار ہیں ان کو سمجھیں اور ان کی روشنی میں اپنے حالات کو درست کرنے کی جد و جہد کریں تاکہ اس طوفان سے نکل سکیں اور تباہی کو تشکیل نو اور نئی بلندیوں کی طرف پرواز کا

ذریعہ بنالیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے :

اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر فاقہ کشی جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جاتا ہے انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی اس کی رحمت ان پر سایہ کریگی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں۔"

اہل ایمان اور ان کی قیادت کو سمجھ لینا چاہئے کہ اخلاقی اسباب کی فکر کے بغیر محض مادی اسباب کی فراہمی اور کار فرمائی سے حالات درست نہیں ہو سکتے۔ اللہ سے رجوع اور توبہ و استغفار کے ساتھ معاشرے سے ظلم، بد اخلاقی، حق تلفی بے حیائی اور نا انصافی کا خاتمہ بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا مادی اور معاشی وسائل کی فراہمی اور سلیقہ اور خوش اسلوبی سے ایک دوسرے کی خدمت اور صحیح منصوبہ بندی۔ سب سے بچے انسان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی قوم یا بستی میں بدکاری اور سود خوری نمایاں طور پر ہونے لگے تو یوں سمجھو گویا لوگوں نے اپنے لئے عذاب الہی کو حلال کر لیا۔"

آپ کا مزیدار شاد ہے

ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن ظالم کے لئے تاریکیوں (مصیبتوں) کا موجب بنے گا اور (مال کی حرص بخل اور خود غرضی) سے بچو اس لئے کہ اس چیز نے تم سے پہلے کے لوگوں کو تباہ کیا۔ اس نے لوگوں کو قتل و خون ریزی پر آمادہ کیا اور جان، مال، آبرو کی بر بادی اور دوسرے گناہوں کی محرک ہوئی۔ آپ نے متنبہ فرمایا کہ " پانچ برائیاں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا ہوئے اور یہ تمہارے اندر گھس آئیں تو بہت برا ہو گا۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہ پانچوں برائیاں تمہارے اندر پیدا ہوں

اگر کسی گروہ میں زناء علانیہ ہونے لگے تو انہیں ایسی ایسی بیماریاں لاحق ہوں گی جو ان سے پہلوں میں نہیں تھیں۔

ناپ اور تول میں کمی یہ برائی کسی قوم میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالٰی اس پر قحط اور خشک سالی مسلط کرتا ہے اور وہ ظالم حکمرانوں کے ظلم کا نشانہ بنتی ہے۔

زکواۃ نہ دینا یہ خرابی جن لوگوں میں پیدا ہوتی ہے ۔ ان پر آسمان سے پانی بر سنا رک جاتا ہے، اگر اس علاقے میں جانور اور پرندے نہ ہوں تو ذرا بھی بارش نہ ہو۔ اللہ اور اس کے رسول سے غداری اور عہد شکنی ۔ یہ خرابی جب رو نما ہوتی ہے تو اللہ انکے اوپر غیر مسلم مسلط کر دیتا ہے جو ان سے بہت کچھ چھین لیتا ہے۔

اگر مسلمان حکمران خدا کی کتاب کے مطابق - حکومت نہ کریں تو اللہ تعالی مسلم معاشرے میں پھوٹ ڈال دیتا ہے اور وہ آپس میں کشت و خون کرنے لگتے ہیں۔ جن حالات میں اس وقت ہم بحیثیت قوم مبتلا ہیں

ان میں سب سے پہلی ضرورت اپنے دلوں کا جائزہ لینے اور اپنے رب کی طرف توبہ واستغفار کے ساتھ - رجوع کرنے کی ہے تاکہ اس کی رحمت کے دروازے کھلیں اور ہم بحیثیت قوم اس دلدل سے نکلیں جس میں قوم اور اس کی گمراہ اور خدا سے غافل قیادت کی در پے بے وفائیوں اور غداریوں کی وجہ سے ہم پے سب دھنس گئے ہیں۔ (جاری ہے)